سوانح عمری حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ

خواجۂ خواجگاں برّصغیر ہندو پاک میں بڑے بڑے مشائخ کے سر حلقہ اور سلسلہ چشتیہ کے ہند میں بانی ہیں۔

اسمِ گرامی : خواجۂ خواجگان کا نام معین الدین ہے اور بعض کے نزدیک معین الدین حسن ہے آپکے والد پیار سے حسن پکارا کرتے تھے۔ آپ کے والد کا نام نامی اسمِ گرامی خواجہ غیاث الدین ہے۔ اور والدہ کا نام بی بی اُم الورع ہے اور بعض کے نزدیک ماہ نور ہے۔ آپ کے والد حسینی سید اور والدہ حسنی سیدہ تھیں اس لئے آپ حسینی و حسنی سید تھے۔

نسب نامہ: خواجہ معین الدین بن خواجہ غیاث الدین احمد حسن بن طاہر حسن بن عبدالعزیز بن سید ابراہیم بن امام علی موسیٰ رضا بن امام موسیٰ کاظم بن حضرت امام جعفر صادق بن امام باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن امیر المومنین علی ابن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین

ولادت باسعادت: ۱۴/رجب المرجب ۵۲۷ ہجری یا ۵۳۰ ہجری بروز پیر یا سنیچر مطابق ۱۸/اپریل ۱۱۳۶ء بمقام سنجر جو ملک اصفہان کے شہر خراسان کے قریب ہے وہاں ہوئی ہے۔

خواجہ خواجگان کی عمر شریف پندرہ سال تھی کہ والد کا وصال ہوا۔ آپ نے اپنے والد بزرگوار کے ترکہ سے ایک پن چکی اور ایک باغ پایا تھا جس سے بسر اوقات ہوتی تھی۔

حضرت ابراہیم قندوزی سے ملاقات : ایک دن خواجۂ خواجگاں اپنے باغ میں درختوں کو پانی دے رہے تھے کہ ایک مجذوب بزرگ ابراہیم قندوزیؒ کا اس طرف گزر ہوا۔ آپ نے ان کو نہایت عزت و احترام کے ساتھ درخت کے نیچے بیٹھایا اور انگوروں کا خوشہ پیش کیا اور ادب سے ان کے سامنے بیٹھ گئے۔ ابراہیم قندوزی نے بغل سے کھلی نکالی اور چبا کر حضرت خواجۂ خوجگاں کے منہ میں ڈال

دی۔اسے کھاتے ہی آپ کے باطن میں نور معرفت چمکنے لگا۔ چناچہ آپ نے اپنا گھر بار، باغ و سامان فروخت کر کے درویشوں میں تقسیم کر دیا اور طلب حق میں روانہ ہو گئے۔اوّل بغرض تکمیل تعلیم ظاہری آپ خراسان پہنچے وہاں قرآن مجید حفظ کیا اور وہاں سے سمرقند ہوتے ہوئے بخارا پہنچے اور وقت کے قابل احترام ہستی مولانا حسام الدین بخاری کی خدمت میں حاضر ہو کر فقہ و حدیث و تحصیلِ علم ظاہری مکمل کی۔

خدمت مرشد میں: جب آپ نے دیکھا کہ اس سے بھی تشنگی باقی ہے تو وہاں سے آپ مرشد کامل کی تلاش میں عراق تشریف لے گئے۔ جب آپ قصبہ ہارون جو نیشا پور کے جانب میں ہے پہنچے تو حضرت خواجہ خواجگان نے خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر قدم بوسی کا شرف حاصل کیا۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے نہایت لطف و کرم سے اپنی آغوش رحمت میں لیا اور کمال محبت وشوق سے آپ کی حاضری اور اخلاق کو قبول فرمایا اور آپ کو مرید و بیعت کے فخر سعادت میں کیا۔

حضرت خوجہ خواجگاں کے خلیفہ اکبر حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرشدی و مولائی غوث المشائخ خواجہ معین الدین حسن چشتیؒ نے مجھ ناچیز سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے قطب الدین جب یہ فقیر اپنے پیرو مرشد خواجہ عثمان ہارونیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا تو مع مدت شرف بیعت بیس برس کامل خدمت و صحبت حضوری سے سرفراز رہا۔اس عرصہ میں لذت و آرام اور عیش و راحت اپنے نفس پر حرام کیا اور شب و روز یکساں ہمیشہ سفر و حضر میں بستر خواب و توشہ و جملہ اشیاء ضروری سر پر رہتے اور ہم رکاب رہتا اور پیرو مرشد کے حکم کو بجالانا اپنا فرض منصبی سمجھتا تھا اور اسی خدمت کا صلہ ہے کہ حق تعالیٰ نے یہ نعمت بیکراں عنایت فرمائی کہ جس کا حدو شمار نہیں۔ چنانچہ یہ نعم البدل خدمت کا ہے۔

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد

پیرو مرشد کے ہمراہ سفر حرمین شریفین کی حاضری: تعلیم باطنی سے مالا مال کرنے کے بعد ایک دن شیخ نے حکم فرمایا کہ سفر کی تیاری کرو بموجب حکم آپ تیار ہو کر حاضر خدمت

ہوئے۔ کہا حکم باطن حاضری بیت اللہ شریف وبعدہٗ مدینہ شریف کا حکم ہوا ہے۔ اے معین الدین چلو جب بیت اللہ شریف پہنچے اور طواف سے فارغ ہوئے تو پیرومرشد نے حضرت خواجہٗ خواجگاں کا ہاتھ پکڑ کر دعا کی اے خداوند میں اپنے معین الدین کے لئے تجھ سے تین چیزوں کا طلبگار ہوں۔ آواز آئی کہ اے عثمان معین الدین کے لئے جو کچھ طلب کروگے دیا جائے گا۔ یہ حکم پا کر عرض کیا اے خداوند تو میرے معین الدین کو قبول فرما۔ ارشاد باری ہوا کہ ہم نے قبول کیا۔ پھر عرض کیا کہ میرے معین الدین کو مجھ سے زیادہ شہرت عطا فرما۔ ارشادِ باری ہوا کہ ہم نے قبول کیا۔ پھر عرض کیا کہ میرے معین الدین میں اپنے جلوے اور اپنے حبیب کی شان پیدا فرما۔ ارشاد باری ہوا کہ اس دعا کا اس طرح ظہور ہوا کہ آپ کے وصال کے بعد آپ کی پیشانی مبارک پر عربی میں لکھا ہوا تھا ھذا حبیب اللہ و ماتا فی حب اللہِ یعنی اللہ کا حبیب ہے۔ اور اُس کا وصال اللہ کی محبت میں ہوا ہے۔ بیت اللہ سریف سے رخصت ہو کر مدینہ منورہ پہنچے اور روزہ اقدس حضور پُرنور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ پر حاضر ہوئے۔ حضرت شیخ نے حکم فرمایا معین الدین حضور میں سلام پیش کرو۔ آپ نے بلند آواز سے فرمایا الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ ﷺ یا جدی۔ جواب میں آواز آئی وعلیکم السلام یا ولدی یا قطب المشائخ۔ یہ مژدہ سُن کر دونوں حضرات نے سجدہٗ شکر ادا کیا اور بغداد روانہ ہو گئے۔ بغداد شریف پہنچ کر حضرت عثمان ہارونیؒ ایک ہجرہ میں معتکف ہو گئے اور سوائے خواجہ خواجگان کے کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں دی۔ حضرت خواجہ خواجگان چاشت کے وقت جاتے اور احکاماتِ پیرومرشد اپنی مکتوب نساب میں تحریر فرما لیتے۔ اس طرح ۲۸/ یوم انجام دیتے رہے۔ ۲۹/ ویں دن پیرومرشد نے اپنے پاس بیٹھایا اور چند نصیحتوں کے بعد اپنا خرقہٗ مبارک وعصا اور مصلہ اور نعمتیں جو بزرگوں سے سینہ بہ سینہ پہنچی تھیں وہ تمام تبرکات مع خلافت واجازت عطا فرما کر ولایت ہندوستان کی سند عطا فرمائی۔ سروچشم مبارک حضرت خواجہٗ خواجگاں پر بوسہ دیکر سپردِ خدا کیا۔

سیاحت وملاقات اہل اللہ: وہاں سے آپ قصبہ سُنجان میں تشریف لائے اس وقت شیخ

نجم الدین کبریٰ رحمتہ اللہ علیہ ابتداء سلوک طے کر رہے تھے۔ خواجہ خواجگاں نے اُن کے حق میں دعا کی شیخ شہاب الدین سہروردی نے بھی ابتدائی حال میں آپ سے فیض حاصل کیا ہے۔ چنانچہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ نے ملفوظات خواجہ میں اکثر جگہ رقم طراز ہیں کہ شیخ شہاب الدین سہروردی اور شیخ اوحدالدین کرمانی ڈھائی مہینہ آپ کی خدمت میں رہے وہاں سے خواجہؒ خواجگاں قصبۂ جیال تشریف لے گئے۔ جو بغداد سے ۷/دن کے راستے پر کوہِ جودی کے دامن میں واقع ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اُس وقت وہاں تشریف رکھتے تھے۔ آپ پانچ ماہ اور سات دن اُن کی صحبت میں رہے اور دونوں حضرات کے درمیان راز و نیاز کی مجالس گرم رہی۔ وہاں سے آپ بغداد تشریف لے گئے۔ اور شیخ ضیاء الدین ابونجیب سہروردیؒ کی صحبت میں رہے اور محظوظ ہوئے۔ شیخ اوحدلدین کرمانی اُس وقت ابتداءِ سلوک میں تھے خواجہؒ خواجگاں نے اُن کے حق میں بھی توجہ فرمائی اور خرقۂ خلافت عطا فرمائی۔ آپ بغداد سے ہمدان تشریف لائے۔ وہاں شیخ یوسف ہمدانیؒ جو اُس وقت کے بڑے بزرگ تھے اُن کی صحبت حاصل ہوئی۔ اُس کے بعد آپ تبریز پہنچے اور شیخ ابوسعید تبریزی (شمس تبریز) جو بڑے عارف کامل اور مجرد اور متوکل تھے اُن کی صحبت حاصل کی۔ سلطان المشائخ فرماتے ہیں کہ شیخ ابوسعید تبریزی کے شیخ جلال الدین تبریزی (مولانا روم) کی طرح ۷۰/مُرید تھے۔

دربار رسالت میں حاضری اور ہندوستان جانے کا حکم: خواجہ خواجگاں غزنی میں حضرت عبدالواحدؒ کی خانقاہ میں قیام فرما تھے۔ دورانِ قیام ایک دن بحکم الہام باطن آپ حرمین شریف کی زیارت کے لئے روانہ ہوئے اور طواف کعبۃ اللہ سے فارغ ہو کر بارگاہِ نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے۔ اور قیام فرمایا۔ ایک دن خادم حرمین کو حکم ہوا معین الدین چشتی کو بلاؤ یہ روح افزا خبر سُن کر آپ جھوم اُٹھے اور انتہائی ادب سے صلوۃ وسلام پیش کرتے ہوئے دربار گوہر بار میں حاضر ہوئے تو سرور کائنات ﷺ نے فرمایا کہ اے معین الدین جا ولایت ہندوستان تیرے زیر نگیں ہے، تو ہند میں ہمارا نائب مقرر کیا گیا ہے۔ آپ نے عرض کیا، یا جدی میں حیران ہوں کہ ہندوستان کدھر ہے۔ چنانچہ حضرت خواجہ خواجگاں کو دربار رسالت مآب

ﷺ سے اشارے ملتے ہیں اور کچھ اسمائے اعظم عطا ہوئے اور فرمانِ رخصت ملتا ہے۔ بعد اجازت رخصتی دربار رسالت ﷺ آپ ہندوستان کی تیاریوں میں مصروف ہوگئے۔

سفر ہندوستان حضرت خواجہ غریب نوازؒ جس وقت ہندوستان کے لئے روانہ ہوئے تب آپ کے ہمراہ ۴۰ حضرات شریک سفر ہوئے۔ دمشق شادمان بلخ اور بخارہ و بدخشاں، غزنیں، قندہار، ملتان ہوتے ہوئے مشہور زمانہ اولیاء و کاملین و صوفیاء کرام و مشائخ سے مستفیض ہوتے ہوئے اور خلق اللہ کو نعمتیں تقسیم کرتے ہوئے لاہور پہنچے، اور سید علی ہجویری معروف بہ داداگنج بخشؒ کے مزارِ مبارک سے فیض یاب ہوئے۔ اُس وقت شیخ حُسین زنجانی ظاہری حیات میں تھے۔ اُن سے گہرے تعلقات ہوگئے، چند روز لاہور میں رہ کر آپ دہلی تشریف لے گئے۔ اُس وقت دہلی راجہ پرتھوی راج چوہان کا پایہ تخت تھا وہ لوگ مُسلمانوں سے اس قدر متنفر تھے کہ مسلمانوں کا منہ دیکھنا گناہ سمجھتے تھے۔ لیکن خواجہ ُخواجگاں اپنی شانِ ولایت سے داخل ہوگئے۔ اور اُس جگہ قیام فرمایا جہاں اب شیخ رسید مکی قدس سرہ ٗ کا مزار ہے۔ ہندوستان یعنی کفر کی کان میں رہتے ہوئے آپ کے خدام پانچ وقت اذان دیتے تھے۔ اور نماز با جماعت ہوتی تھی۔ یہ دیکھ کر کفار جلتے تھے۔ کفار نے آپ کے خدام کو نقصان پہنچانے کی بہت ناکام کوشش کی۔ لیکن جونہی یہ خیالِ فاسد لیکر باہر نکلتے اُن کے جسم پر لرزہ طاری ہوجاتا تھا۔ اور مجبور ہوکر رہ جاتے تھے۔ ایک دن ایک سخت دل کافر خنجر بغل میں چھپا کر خواجہ ُخواجگاں کو قتل کرنے کی غرض سے آیا۔ اور آ کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے فراست و کشف سے اُس کا ارادہ معلوم کرلیا۔ اور اُس سے فرمایا کہ خنجر کیوں نہیں چلاتے۔ میری گردن حاضر ہے۔ یہ سنتے ہی اُسکے جسم میں لرزہ طاری ہوگیا۔ خنجر نکال کر ایک طرف پھینک دیا اور حضرت خواجہ کے قدموں پر گر گیا اور مشرف بہ اسلام ہوگیا۔ ایک دن خواجہ ٔخواجگاں کا گزر ایک بت کدہ پر ہوا اُس وقت سات کافر بت پرستی میں مشغول تھے۔ آپ کا جمال باکمال دیکھتے ہی بے بس ہوگئے۔ اور قدموں میں آکر مشرف بہ اسلام ہوجاتے ہیں۔ جب دہلی میں خاص و عام آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے تو وہاں سے آپ نے اجمیر کی راہ

اختیار کی۔

اجمیر میں جلوہ گری: چند دن قیام کے بعد آپ دہلی سے اجمیر کے لئے روانہ ہوئے باوجود اس کے کہ دہلی سے اجمیر تک تمام علاقہ راجہ پرتھوی راج کا تھا۔ خواجہ خواجگان **۵۸۶ھ** مطابق **۱۱۹۰ء** میں پہلی بار اجمیر میں رونق افروز ہوئے۔ اتفاقاً پہلے راجا کے شتر خانہ کی طرف جو بیرونِ شہر اور برسرِ راہ تھا۔ آپ کا گذر ہوا۔ ایک سایہ دار درخت دیکھ کر اُسکے نیچے قیام فرمایا۔ اونٹ والوں نے منع کیا اور کہا کہ یہ فقیروں کا استھان نہیں ہے یعنی جگہ نہیں ہے۔ مہاراج کے اونٹوں کے باندھنے کی جگہ ہے لہٰذا تم کسی اور جگہ جا کر قیام کرو آپ کے ساتھیوں نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ جب انہوں نے زیادہ سختی کی تو خواجہ خواجگاں کو ناگوار گذرا اور وہاں سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا اچھا ہم جاتے ہیں تمہارے اونٹ بیٹھے رہیں گے۔ آپ وہاں سے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اناساگر پر تشریف لائے۔ ادھر جب شام کو اونٹ اپنی جگہ پر پہنچے جہاں سے خواجۂ خواجگاں کو اُٹھایا گیا تھا۔ جب وہ اونٹ بیٹھ گئے تو بیٹھے ہی رہ گئے، اونٹ والوں نے لاکھ کوشش کی لیکن ایک اُونٹ بھی اپنی جگہ سے نہ ہل سکا۔ یہ خبر راجہ پرتھوی راج کو دی گئی۔ یہ سب سن کر اُسے بڑا تعجب ہوا اُس نے گھبرا کر کہا جاؤ اُس فقیر سے معافی مانگو راجہ کے غلام خواجۂ خواجگاں کی خدمت میں پہنچے اور معافی طلب کی آپ نے معاف کر دیا تب اُنٹ اپنی جگہ سے اُٹھے۔ ادھر اناساگر پر حضرت کے ساتھی کھانا پکانے میں مصروف ہوگئے۔ اُن میں سے کچھ لوگ تالابِ بیلا جو اس وقت اہلِ ہنود کی بڑی عبادت گاہ تھی چلے گئے اور کچھ لوگ اناساگر پر غسل وضو وغیرہ میں مصروف تھے۔ جب یہ خبر اہلِ ہنود میں پہنچی تو لوگوں نے آپ کے ساتھیوں کو سختی سے روکا۔ یہ خبر جب حضرت خواجۂ خواجگاں کے پاس پہنچی تو آپ نے اپنے خادمِ خاص حضرت فخرالدین کو ایک کاسا عنایت فرما کر حکم دیا کہ تالابِ اناساگر سے اُس کو ''یا بدوح'' کہہ کر بھر لاؤ۔ حسب الحکم خادم مذکور کاسا پانی سے بھر لایا۔ حکمتِ ایزدی سے تالابوں اور کنوؤں اور حوضوں کا پانی اُس میں آگیا۔ مسلمان اُس کاسا سے پانی لیکر اپنی ضروریات پوری کرنے لگے۔

معرکہ جے پال جوگی: جب راجہ ہر طرح کی کوشش کرکے تھک ہار گیا تو اُس نے ہندوستان کے سب سے بڑے اور مشہور جادوگر جے پال جوگی کو خواجہ کے مقابلے میں طلب کیا۔ جے پال جوگی بھی خواجہ غریب نوازؒ کے شانِ ولایت کی تاب نہ لا سکا۔ اور خواجہ غریب نواز کے قدموں پر گر کر مشرف بہ اسلام ہو گیا اور خواجہ غریب نواز نے اُس کا نام عبداللہ رکھا اور فقیر کامل بنا دیا۔ اور راستہ بھولے ہوئے کی رہنمائی کے لئے مقرر کر دیا۔ آج بھی راہ بھولے ہوئے کو عبداللہ رہنمائی فرماتے ہیں۔

نکاح و اولاد: ایک رات سرورِ کائنات ﷺ نے خواب میں تشریف لاکر فرمایا اے معین الدین تو میرا معینِ دین ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میری کوئی سنت تجھ سے ترک ہو جائے، میں چاہتا ہوں کہ تو نکاح کر، سرورِ کائنات ﷺ کا جب یہ حکم ملا۔ اور ادھر وجیہ الدین مشہدیؒ کو بھی حضور ﷺ کا حکم بذریعہ خواب سیدنا امام جعفر صادقؓ نے سُنایا کہ اپنی دختر کا عقد حضرت خواجہ معین الدین سے کر دو۔ آپ جیسے ہی نیند سے بیدار ہوئے۔ سیدھے خواجہ بزرگؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر جو کچھ دیکھا تھا بیان فرما دیا۔ فرمایا کہ نکاح کی تیاری کرو، اُسی روز آپ کا نکاح حضرت وجیہ الدین مشہدیؒ کی دختر جن کا نامِ اسمِ گرامی بی بی عصمت اُن سے ہوا۔

اسی طرح پھر حکمِ رسالت ہوا اور صبح ملک خناب پٹیلی کا حاکم جو آپ کا مرید تھا اور (معرکہ) کفار میں ہے ایک دخترِ عزیزہ جمیلہ خاتون راجپوت سے کسی راجہ کی لڑکی مالِ غنیمت کے ساتھ گرفتار کر کے لایا تھا۔ حضرت خواجہ بزرگؒ کی خدمت میں پیش کیا اور آپ نے قبول فرمایا اور اُس نیک خاتون کا نام بی بی اُمت رکھا اور اپنے نکاح میں لیا۔ یہ بات مصدقہ ہے کہ آپ کے تین فرزند اور ایک دختر تولد ہوئے۔

وصالِ حق: ۵ رجب المرجب ۶۳۳ھ کو بعد نمازِ عشاء حضرت خواجہ بزرگؒ حجرہ شریف میں داخل ہو کر خادمِ خاص کو تاکید فرما دی کہ حجرہ میں کوئی داخل نہ ہو۔ حکم کے مطابق خادم حجرہ کے دروازہ پر دست بستہ کھڑا رہا۔ وقت تہجد تک ذکرِ حق کی آواز آتی رہی پھر موقوف ہوگئی۔ فجر کے وقت خادم نے الصلوۃ والصلوۃ کی

صدا لگائی کوئی جواب نہ ملا۔ انتہائی فجر تک تو کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ دروازہ کھولیں لیکن فجر کا وقت گزر جانے کے بعد مجبوراً دروازہ کھولا گیا۔ تو پتہ چلا کہ حضور واصل بحق ہو گئے۔ لوگوں نے دیکھا کہ خواجہ غریب نوازؒ کی پیشانی پر عربی میں لکھا تھا هذا حبيب لله مات في حب اللهِ یعنی یہ اللہ کا حبیب ہے اور اللہ کی محبت میں ہی اُس کا وصال ہوا ہے۔

نماز جنازہ اور تکفین و تدفین: جیسے ہی حجرہ کا دروازہ کھلا حضور کی وصال کی خبر دور دور تک پہنچ گئی۔ آپ کے فرزند کلاں حضرت خواجہ فخر الدین کو بھی اطلاع دی گئی۔ خبر ملتے ہی حاضر اجمیر شریف ہو کر تکفین و تدفین کے انتظام میں لگ گئے۔ نمازِ جنازہ خود پڑھائی اور اُسی حجرہ شریف میں تدفین فرمائی جہاں آپ کا وصال ہوا تھا۔

مقبرہ: سب سے پہلے آپ کا گنبد خواجہ حسن ناگوریؒ نے تعمیر کروایا تھا۔ لیکن اقبال نامہ جہانگیری میں یوں تحریر ہے کہ گنبد مبارک سلطان محمود خلجی ۸۵۹ھ میں فتح اجمیر کے بعد بنوایا تھا۔ واللہ اعلم بالصواب
گنبد پر اندر کی طرف لکھے گئے ایک شعر سے پتہ چلتا ہے کہ اندر کے نقش و نگار ۹۳۹ھ میں مکمل کیے گئے۔

ملفوضات مقدس: (۱) جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا وہ کبھی سوال یا خواہش یا آرزو نہیں رکھتا (۲) ہرص وحوس کو ترک کرو جس نے اُس پر عمل کیا۔ اُس نے مقصود حاصل کر لیا۔ (۳) اگر تصوف سے واقف ہونا چاہتے ہو تو اپنی تمام آسائش کا دروازہ بند کر لو اور زانوئے محبت کے بل بیٹھ جاؤ اگر تم نے یہ کام کر لیا تو سمجھ لو کہ تصوف کے عالم ہو گئے اور طالب حق کو یہ بات بجالانی چاہیئے۔

(۴) کامل فقیر اُسے کہتے ہیں جس کے دل سے ماسوائے حق دور ہو اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی اُس کا مقصود و مطلوب نہ ہو۔ جب اس منزل پر پہنچ جاتا ہے۔ تو اس کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔

(۵) دریا جب بہتا ہے تو اس میں بے انتہا زور و شور ہوتا ہے لیکن جب سمندر میں جا کر مل جاتا ہے تو پھر اُس

میں ایک قسم کا سکون پیدا ہو جاتا ہے۔اسی مثال پر سلوک کی منزلوں کو خیال کرنا چاہئیے

(٦) درویش وہ ہے جو کسی حاجت مند کو محروم واپس نہ کرے۔

(٧) آپ نے فرمایا کہ جس نے جو کچھ پایا پیر کی خدمت سے پایا،مرید کو چاہئیے کہ زرہ بھر فرمانِ پیر سے تجاوز نہ کریں۔پیر جو کچھ اُس کو تلقین کرے اُس پر کان دھر کر سُنیں اور عمل کریں۔